## سوال

(153)ایک روایت کی تحقیق

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک روایت میں آیا ہے کہ "حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: «صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ» (شرح معانی الآثار ص235 ابن ابی شیبہ ج ص 237)

اس روایت کی تحقیق بتائیں کہ صحیح ہے یا ضعیف؟ (محمد سعید چانڈیو)

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرح معانی الآثار ابن ابی شیبہ کی یہ روایت ضعیف ہے: محدثین کرام مثلاامام ابن معین، امام احمد بن حنبل اور امام بخاری وغیرہ ہم نے روایت مذکورہ کو ضعیف ووہم قرار دیا ہے۔

امام یحییٰ بن معینؒ نے فرمایا:

حدیث ابی بکر عن حصین انما ہو توہم منہ لا اصل لہ"

ابوبکر کی حصین سے روایت اس کا وہم ہے، اس روایت کی کوئی اصل نہیں ہے۔ (جزء رفع یدین:16 ونصب الرایہ 1/392)

اس روایت پر امام ابن معین کی جرح خاص اور مفسر ہے۔ اس کے مقابلے میں منکرین رفع جیدین لاکھ جتن کریں، یہ حدیث باطل ومردود ہے۔ ابن معین کا نقاد حدیث میں جو مقام ہے وہ حدیث کے ابتدائی طالب علموں پر بھی پوشیدہ نہیں ہے۔

اس روایت کے بارے میں امام احمد بن حنبل نے فرمایا:

رواہ ابوبکر بن عیاش عن حصین عن مجاہد عن ابن عمر وہو باطل"

اسے ابوبکر بن عیاش نے حصین عن ابن عمر کی سند سے روایت کیا ہے اور یہ باطل ہے۔(مسائل احمد روایت ابن ہانی ض ج ص 50)

ائمہ حدیث نے ابوبکر بن عیاش کی اس روایت کو وہم وخطا قرار دیا ہے لہذاان کی یہ روایت باطل وبے اصل ہے۔

تنبیہ بلیغ: راقم الحروف کی قدیم تحقیق یہ تھی کہ ابوبکر بن عیاش ؒجمہور محدثین کے نزدیک ضعیف راوی ہیں۔ بعد میں جب دوبارہ تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ وہ جمہور محدثین کے نزدیک صدوق وموثق راوی ہیں لہذا میں نے اپنی سابقہ حقیق سے اعلانیہ رجوع کیا۔ دیکھئے ماہنامہ الحدیث حضرو: 28ص54(تحریر22ربیع الثانی 1427ھ)

تفصیل کےلیے دیکھئے نورالعین فی مسئلۃ رفع یدین (ص168)

خلاصہ یہ کہ قاری ابوبکر بن عیاش ؒکی یہ روایت شاذوضعیف ہے جبکہ اس کے برعکس صحیح بخاری ودیگرکتب حدیث سے ثابت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد زمانہ تابعین بھی رفع یدین کرتے تھے(دیکھئے حدیث السراج 2/34ح115)

بلکہ رفع یدین نہ کرنے والے کو کنکریوں سے مارتے تھے۔(دیکھئے جزء رفع یدین للبخاری وغیرہ) شہادت،جولائی 2000)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

**جلد1۔کتاب الصلاۃ۔صفحہ348**

محدث فتویٰ